© rasailojaraid.com

ششماہی علوم القرآن، علی گڑھ، ۱۷؍۱، جنوری۔ جون ۲۰۰۲ء

سیوطی کے نزدیک قرآن کریم میں وجوہ اور نظائر

حاتم صالح الضامن

ترجمہ: مسعود الرحمٰن خاں ندوی

قرآن کریم میں وجوہ ونظائر پر بہت سے علماء نے کتابیں لکھی ہیں لیکن مطالعہ کے دوران یہ حقیقت ابھر کر سامنے آئی کہ بیشتر قدیم وجدید اہل علم نے مشترک لفظی اور وجوہ ونظائر کو ایک سمجھ کر ان میں فرق نہیں کیا ہے اور دیگر اہل تحقیق نے اشباہ ونظائر کو الگ الگ جان کر ان کو وجوہ ونظائر سے تعبیر کیا ہے، اس لئے اصل موضوع پر بات سے پہلے مذکورہ الفاظ کے معنی اور ان کے درمیان امتیاز واضح کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے، اس کے بعد ہم ان مطبوعہ کتابوں کا تذکرہ کریں گے جو اصل موضوع سے متعلق ہم تک پہنچی ہیں، آخر میں سیوطی کی کتاب معترك الاقران في إعجاز القرآن میں وجوہ ونظائر کا جائزہ لیں گے۔

۱۔ وجوہ، نظائر، اشباہ اور مشترک لفظی کے درمیان فرق:

الوجوہ: وجہ کی جمع ہے جس کے معنی چہرہ کے ہیں، چونکہ جسم کا یہی حصہ سب سے پہلے سامنے نظر آتا ہے اس لئے ہر نمایاں معزز اور ممتاز ترین چیز اور اصل وبنیادی بات کے لئے اس کا استعمال ہونے لگا۔[۱] جیسے وجه كذا (فلاں بات کی اصل)، وجه النهار (دن کا ابتدائی روشن حصہ)، وجوه الحق (حق کے راستے اور اس تک پہنچانے والے طریقے)۔ چونکہ اس لفظ کے معنی میں بہت گنجائش اور لچک ہے اس لئے لغت وبلاغت اور تفسیر کی کتابوں میں اس کے معانی تلاش کرنے والے کو کافی تفاوت نظر آئے گا جیسے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ا۔ مقصود و مطلوب تک پہنچانے والا راستہ وطریقہ اور مسلک ومذہب۔ ۲

۲۔ ایک چیز کی انواع واقسام اور شاخیں۔۳

۳۔ ایک لفظ کے متعدد مقصود و معانی و مفاہیم ہے۔۴ قرآن میں وجوہ ونظائر کی کتابوں میں وجہ اسی مفہوم میں مستعمل ہے۔

النظائر: نظیرۃ کی جمع ہے، اس کے معنی شکل وصورت اور اقوال واعمال میں مشابہت و مماثلت کے ہیں۔۵ جیسے **فلان نظیر فلان** (یعنی فلاں فلاں کے مماثل/مشابہ ہے) اس لئے کہ جب کوئی ان دو آدمیوں/چیزوں کو دیکھتا ہے تو وہ اس کو ایک جیسی معلوم ہوتی ہیں۶ چنانچہ ہارون بن موسی (وفات ۱۷۰یا۲۰۰ھ) ۷ نے فساد کی تفسیر چھ وجوہ سے کی ہے جن میں ایک وجہ کے مطابق اس کے معنی **معاصی** (گناہوں) کے بتائے ہیں جیسے قرآن شریف میں لاتفسدوا فی الارض (البقرۃ:۱۱) ہے، یعنی لاتعملوا فیها المعاصی (زمین میں گناہ نہ کرو)، دوسری جگہ بھی اس سے مشابہ یہ آیت ہے لاتفسدوا فی الأرض بعد إصلاحها (الاعراف:۵۶)، (یعنی اصلاح کے بعد زمین میں گناہ مت کرو)۔ اس طرح کی بیشمار مثالیں ملتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ نظیرها ایک ہی معنی میں دو چیزوں کی مشابہت ومماثلت کو کہتے ہیں۔

اس لحاظ سے وجوہ اور نظائر کا مطلب یہ ہے کہ قرآن شریف میں کئی جگہ ایک ہی کلمہ ایک ہی لفظ اور حرکت کے ساتھ وارد ہو، اور ہر جگہ ایک دوسرے سے علیحدہ معنی مراد ہوں تو نظیر کے طور پر جو لفظ دوسری جگہ آیا ہے وہ نظائر میں شمار ہوگا، اور دیگر معنی میں ہر کلمہ کی تفسیر وجوہ میں شمار ہوگی، اس طرح سے النظائر الفاظ کا نام ہوا، اور الوجوہ معانی کا نام۔۸

الأشباہ: شِبہ، شَبَہ اور شبیہ کی جمع ہے۔۹ شین، باء، ھاء ایک ایسی اصل ہے جو کسی چیز کے وصف ورنگ میں مشابہت ومشاکلت (ہم شکل ہونے) پر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دلالت کرتی ہے، ۱۰؎ لہٰذا الشبه کے معنی مثل کے ہیں، اور شابهه اور أشبهه کے معنی مشابہ اور مماثل ہونے کے، اس طرح الأشباہ مشابہت ومماثلت اور مشاکلت ومضاہات (ہم شکل اور ہم وصف) کے مرادف ہوئیں۔ ۱۱؎ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ الأشباہ وہ الفاظ ہیں جو ایک یا زیادہ صفتوں میں ایک دوسرے کے مشابہ ومماثل ہوں، اور ایک دوسرے سے مشابہ اشیاء (چیزیں) نظائر شمار ہوں گی۔ اس لحاظ سے مشابہت، مماثلت اور مناظرت ہم معنی ہوئے لہٰذا الاشباہ، النظائر کے مرادف ہوئیں'' جن میں سے ایک کو دوسرے کی جگہ رکھنا صحیح ہوگا، اس لئے کہ وجوہ ونظائر کی کتابوں میں وہ دونوں ایک معنی پر دلالت کرتی ہیں، لہٰذا الوجوہ والأشباہ یا الوجوہ والنظائر تو کہا جاتا ہے لیکن قرآن کریم میں الأشباہ والنظائر سے ایک لفظ کے متعدد وجوہ ومعانی مراد لینا صحیح نہیں ہے۔

المشترک اللفظی: ایسا لفظ ہے جو دو یا دو سے زیادہ مختلف معانی پر دلالت کرتا ہے اور متعدد حالتوں میں / مواقع پر یہ اختلاف مجاز یا نقل پر نہیں بلکہ حقیقتاً تباین وتضاد پر مبنی ہوتا ہے۔ ویسے تو اتفاق لفظی کے ساتھ معانی کے اختلاف کا وجود بیشتر انسانی زبانوں میں اسی طرح عام ہے جیسے کہ ان کے اپنے اپنے مخصوص قوانین، چنانچہ اولمان نے کہا ہے: ۱۲؎

> ''ایک لفظ میں متعدد مدلولات ومفاہیم کے اظہار کی قدرت وصلاحیت انسانی کلام کے بنیادی خواص میں سے ایک خاصیت ہے۔''

لیکن ''اتفاق لفظی کے ساتھ اختلاف معنی'' پر لکھنے والے اہل قلم میں سے کسی نے بھی اس کو مشترک لفظی نہیں مانا ہے، ۱۳؎ سب سے پہلے مشترک لفظی کی تعریف پیش کرتے ہوئے ابن سیدہ (وفات ۴۵۸ھ) نے لکھا کہ

> ''اسم مشترک: میں بہت سے معانی مشترک ہوتے ہیں جیسے عین وغیرہ کہ ان میں بہت سے معانی جمع ہوتے ہیں'' ۱۴؎

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جبکہ وجوہ میں (جیسا کہ پہلے بیان ہوا) ایک لفظ کے متعدد معانی ہوتے ہیں، یعنی ایک لفظ حقیقت پر مبنی ثابت الاصل ہوتا ہے جبکہ کلام کی وجہ اس کو مجازاً ایسے دیگر معانی پر محمول کرسکتی ہے جو قریب یا دور کے رشتوں میں مربوط ہوں، اور وہ رشتے کلام عرب میں معروف قرائن سے منقطع نہ ہوتے ہوں، لیکن اسم مشترک کے معانی کے درمیان کوئی رشتہ یا تعلق نہیں ہوتا، اس لئے کہ ان معانی میں سے ہر ایک کی خاص وضع (حالت) ہوتی ہے، برخلاف مجاز کے کہ وہ ایسی مناسبت پر قائم ہوتا ہے جو اس کو حقیقی معنی سے جوڑتی ہے۔[۱۵]

۲۔ قرآن کریم میں وجوہ ونظائر پر مطبوعہ کتابیں

ا۔الأشباه والنظائر فی القرآن الکریم ،مقاتل بن سلیمان (وفات ۱۵۰ھ) کی طرف منسوب ہے، تحقیق ڈاکٹر عبداللہ محمود شحاتہ، القاہرۃ، ۱۹۷۵ء موضوع سے متعلق الفاظ کی تعداد ۱۸۵۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ کتاب کا نام صرف الوجوہ والنظائر ہے، لیکن محقق نے اس میں اضافہ کرکے ان تمام مصادر کی مخالفت کی ہے جنھوں نے اس کا ذکر کیا ہے، مزید براں یہ کہ الأشباہ والنظائر کے ایک ہی معنی ہیں جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا۔

۲۔ الوجوه والنظائر في القرآن الكريم، ہارون بن موسی القاری، (وفات تقریباً ۱۷۰ یا ۲۰۰ھ)، تحقیق ڈاکٹر حاتم الضامن، بغداد، ۱۹۸۸ء تعداد الفاظ ۲۰۸۔

۳۔ التصاریف: تفسیر القرآن مما اشتبهت أسماؤه وتصرفت معانيه، یحیٰ بن سلام (وفات ۲۰۰ھ)، تحقیق ہند شلبی، تونس، ۱۹۸۰ء، تعداد الفاظ ۱۱۵۔

۴۔ تحصیل نظائر القرآن، الحکیم الترمذی، (وفات تقریباً ۳۲۰ھ)، تحقیق حسنی نصر زیدان، مصر، ۱۹۶۹ء، تعداد الفاظ ۸۱۔

۵۔ الأشباه والنظائر (فی الالفاظ القرآنية التی ترادفت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مبانیها وتنوعت معانیها)، الثعالبی (وفات ۴۲۹ھ)، تحقیق محمد المصری، دمشق، ۱۹۸۴ء تعداد الفاظ ۱۵۳۔ اس کی نسبت کی تصحیح کر کے ہم نے اس کو ابن الجوزی (وفات ۵۹۷ھ) کتاب ثابت کیا ہے۔ (دیکھئے مجلة المورد، ۱۵/۲/۱۹۸۶ء)۔۱۶ا

۶۔ إصلاح الوجوه والنظائر فی القرآن الکریم، الحسین بن محمد الدامغانی کی طرف منسوب ہے، صحیح بات یہ ہے کہ وہ ابو عبداللہ محمد بن علی بن محمد الدامغانی (وفات ۴۷۸ھ) کی کتاب ہے، تحقیق عبدالعزیز سید الأہل، بیروت ۱۹۷۰ء، تعدادِ الفاظ ۵۲۳۔ عجیب بات یہ ہے کہ محقق نے مؤلف کی عبارت میں حذف واضافہ سے کام لے کر اور ترتیب بدل کر اس کو بالکل مسخ کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمائے۔

۷۔ نزهة الأعین النواظر فی علم الوجوه والنظائر، ابن الجوزی، (وفات ۵۹۷ھ)، تحقیق محمد عبدالکریم، بیروت، ۱۹۸۴ء تعداد الفاظ ۳۲۴۔

۸۔ منتخب قرّة العیون النواظر فی الوجوه والنظائر فی القرآن الکریم، 'الجوزی' (وفات ۵۹۷ھ) 'تحقیق محمد السید الصفطاوی اور ڈاکٹر فؤاد عبدالمنعم احمد، الاسکندریہ، ۱۹۷۹ء، یہ سابق الذکر کتاب (نمبر ۷) کا اختصار ہے، اور یہی وہ کتاب ہے جو ثعالبی کی طرف (نمبر ۵ میں) غلط منسوب ہے۔ تعداد الفاظ ۱۵۳

۹۔ وجوہ قرآن، حبیس التفلیسی، (وفات ۶۲۹ھ)، تحقیق مہدی محقق، طہران کتاب فارسی زبان میں ہے، اور آیات اور ان کی شرح عربی زبان میں ہے تعداد الفاظ ۲۷۸۔

۱۰۔ کشف السوائر فی معنی الوجوه والأشباه والنظائر، ابن العماد المصری، (وفات ۸۸۷ھ)، تحقیق فوائد عبدالمنعم، الاسکندریہ، ۱۹۷۷ء تعداد الفاظ ۱۱۱۔

ان مطبوعہ کتابوں کے علاوہ جن بعض دوسری کتابوں کے ابواب وفصول میں قرآن کریم میں وجوہ ونظائر پر بحث ملتی ہے ان میں سے دو کے نام یہ ہیں :

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بصائر ذوی التمییز فی لطائف الکتاب العزیز ، فیرزآبادی، (وفات ۸۱۷ھ)، تعداد الفاظ تقریباً ۲۰۰

معترک الأ قران فی إعجاز القرآن ،السیوطی، یہی کتاب ہماری اس بحث کا موضوع ہے۔

نیز یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ المبرّد (وفات ۲۸۵ھ) کی کتاب مااتفق لفظہ واختلف معناہ من القرآن المجید کے عنوان سے اگر چہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ وجوہ ونظائر کے موضوع پر ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس میں صرف دو قرآنی الفاظ الرجاء اور الظن کا ذکر ہے، نیز حیرت کی بات یہ ہے کہ اس میں الرجاء کے معنی صرف خوف اور ألظن کے صرف شک ویقین مذکور ہیں، اس لئے ظاہر ہے کہ یہ کتاب قرآنی وجوہ ونظائر سے متعلق کتابوں میں سے نہیں ہے۔

۳۔ سیوطی کے نزدیک قرآن کریم میں وجوہ ونظائر

سیوطی نے الاتقان فی علوم القرآن کی انتالیسویں قسم وجوہ ونظائر کی معرفت کے لئے مخصوص کی ہے، اوراس میں اس موضوع پر لکھنے والے مؤلفین کی طرف بھی اشارہ کیا ہے، اس کتاب کے مقدمہ میں انہوں نے لکھا ہے:

> ''مشترک لفظ (جو متعدد معانی میں استعمال ہوتا ہے جیسے الأمۃ) کی وجوہ ہوتی ہیں، میں نے اس فن پر ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام معترک الأقران فی مشترک القرآن رکھا ہے۔ النظائر ملے جلے الفاظ کی طرح ہوتے ہیں۔ یہ بات بھی کہی گئی ہے کہ نظائر الفاظ میں ہوتے ہیں اور وجوہ معانی میں. لیکن اس کی تضعیف اس لئے کی گئی ہے کہ اگر یہی مطلب ہوتا تو (وجوہ ونظائر) مشترک الفاظ کے ساتھ جمع ہوجاتے، جبکہ اس موضوع پر لکھنے والے ان کتابوں میں ایک معنی والے لفظ کو بہت جگہ ذکر کرتے ہیں، اوروجوہ کو اقسام کی ایک نوع بتاتے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

> ہیں، اور نظائر کو دوسری نوع۔ بعض مؤلفین نے اس خصوصیت کو قرآن کے معجزات کی انواع میں سے مانا ہے، اس لئے کہ ایک قرآنی کلمہ کم وبیش بیس وجوہ میں منصرف ہوسکتا ہے؟ اور یہ بات کسی انسانی کلام میں نہیں پائی جاتی، چنانچہ مقاتل نے اپنی کتاب کی ابتدا میں یہ حدیث مرفوع ذکر کی ہے: ۱۷ کوئی فقیہ پوری فقہ کا عالم اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ قرآن کے کثیر وجوہ کو نہ جانتا ہو، بعض علماء نے اس حدیث کا یہ مطلب بتایا ہے کہ ایک لفظ میں متعدد معانی کے احتمال کو نظر میں رکھا جائے، اور اگر تضاد معلوم نہ ہو تو لفظ کو ان معانی پر محمول کیا جائے، صرف ایک معنی پر اکتفا نہ کیا جائے، دیگر لوگوں کے نزدیک اس حدیث کا مطلب باطنی اشارات کے استعمال سے ہے صرف ظاہری تفسیر پر اقتصار نہ کیا جائے۔'' ۱۸

اس مقدمہ کے بعد سیوطی نے اس نوع کی یہ مثالیں دی ہیں: الهدى، السوء، الصلاة، الرحمة، الفتنة، الروح، القضاء، الذكر، الدعاء، الإحصان، حقیقت یہ ہے کہ سیوطی نے اپنے مقدمہ میں جو کچھ بیان کیا ہے وہ زرکشی کی البرهان في علوم القرآن میں مذکور ہے، ۱۹ سوائے اس کے کہ زرکشی نے صرف الهدى کی مثال پر اکتفا کیا ہے، جس کو سیوطی نے ذکر نہیں کیا (؟)۔ (سیوطی کی مثالوں میں یہ لفظ موجود ہے۔ مترجم)

بہر حال اس مقالہ میں ہماری بحث کا موضوع سیوطی کی مطبوع کتاب معترك الأقران في إعجاز القرآن ہے، جس کو سیوطی نے اپنی مؤلفات میں معترك الأقران في مشترك القرآن کے نام سے یاد کیا ہے؟ - ۲۰ (جیسا کہ ابھی مقدمہ کے اقتباس بالا میں بھی گذرا۔ مترجم) اس کتاب میں اعجاز قرآن کی پینتیس وجوہ بیان کی گئی ہیں، ان میں سے آخری وجہ قرآن کے مشترک

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الفاظ پر ہے جو کتاب کے ۱۳۸ صفحات سے زیادہ پر پھیلی ہوئی ہے، اور یہی اس کتاب کی تالیف کا سبب ہے جیسا کہ سیوطی نے خود لکھا ہے:

> ''(یہ اشتراکِ لفظ اور تعدد معانی) اعجاز قرآنی کی عظیم ترین وجہ ہے، اس لئے کہ قرآن کا ایک کلمہ کم وبیش بیس وجوہ پر متصرف ہوتا ہے، یہ خصوصیت انسانی کلام میں نہیں پائی جاتی..........اللہ تعالی کا احسان ہے کہ اس نے ہم کو اس قسم کے بعض الفاظ پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائی، دراصل اس کتاب کی تالیف کا یہی سبب ہے۔'' [۲۱]

سیوطی کے اس بیان سے یہ گمان ہوتا ہے کہ ان کی یہ کتاب وجوہ ونظائر قرآنی پر سب سے زیادہ جامع وشامل کتاب ہوگی حالانکہ یہ قیاس صحیح نہیں ہے، اس لئے کہ وجوہ ونظائر یا بقول سیوطی مشترک لفظی (کہ وہ اس میں اور وجوہ میں فرق نہیں کرتے) کے علاوہ انہوں نے اس میں ایسے الفاظ بھی داخل کردیئے جن کا موضوع سے کوئی تعلق نہیں ہے، چنانچہ انھوں نے ایسے الفاظ کی تفسیر پیش کی جن کی وجوہ نہیں ہیں جیسے حرف ہمزہ سے [۲۲] ابتدا کرتے ہوئے انہوں نے آدم، ادریس، ابراہیم، اسماعیل، اسحٰق، ایوب علیہم السلام کی تفسیر کی پھر جب ان کو وجوہ والا کوئی لفظ ملا تو صرف اس کے وجوہ ومعانی کے بیان پر اکتفا کیا، آیات سے استشہاد شاذ ونادر ہی پیش کیا، جیسے حمیم کے بارے میں وہ کہتے ہیں کہ اس کی کئی وجوہ ہیں: ماء حار (گرم پانی) ہم اس کا ذکر پہلے کرچکے، اور القریب فی النسبۃ (نسبت کے اعتبار سے قریب) جیسے اللہ عزوجل کا قول ہے۔ ولا یسأل حمیم حمیما (المعارج:۱۰) أی قریب قریبا (یعنی قیامت کے دن کوئی رشتہ دار اپنے قرابت دار

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کو نہیں پوچھے گا)، اور الغریق ۲۳؎ (غرق شدہ)۔ نیز القنوت کے صرف پانچ معانی استشہاد کے بغیر بتائے ہیں: عبادت، اطاعت، نماز کا قیام، دعاء اور خاموشی ۲۴؎، مزید براں حیرت کی بات یہ ہے کہ سیوطی الفاظ کی اصل کی رعایت کرتے ہیں نہ اس کے مطابق ان کو ابجدی ترتیب سے درج کرتے ہیں، بلکہ جیسے قرآن شریف میں وارد ہوئے ہیں ویسے ہی ذکر کردیتے ہیں، چنانچہ ان کے ہاں الأ سباب حرف ہمزہ میں، سبب حرف سین میں، باذ ن اللہ حرف باء میں، المحصنات حرف میم میں...... ملے گا۔ اس طرز عمل سے سیوطی کا مقصد چونکہ قابلِ تفسیر لفظ کے معنی کا بیان اور اس سے متعلق اشکال کو دور کرنا تھا اس لئے وہ اس کو قرآن میں وارد سیاق کے تحت بیان کردیتے ہیں، درحقیقت یہ ان کی ایجاد بندہ نہیں بلکہ وجوہ نظائر پر سابق مؤلفین کی پیروی ہے۔ ایک اور قابلِ ذکر بات یہ کہ کتاب میں حروف کی ترتیب مغربی (مراکشی) نظام ابجد کے مطابق ہے، یہ شاید سیوطی کی نہیں بلکہ کاتب کی کارستانی معلوم ہوتی ہے۔ زیرِ بحث کتاب میں تفسیر شدہ الفاظ وآیات کی تعداد اگرچہ چار ہزار سے زیادہ ہے لیکن ان میں (متعدد) وجوہ ومعانی والے مشترک الفاظ صرف ایک سو چھ ہیں، نیز وجوہ کا بیان عموماً مجمل ہے، اور اگر کسی قسم میں تفصیل کی نوبت آ ہی گئی تو استشہاد میں انتہائی کفایت سے کام لیا گیا ہے، اور وجوہ کے نظائر تو مطلقاً پیش نہیں کئے گئے۔ ذیل میں ان (۱۰۶) الفاظ کی فہرست مع تعدادِ وجوہ درج ہے جو معترک الأ قران فی إعجاز القرآن میں مذکور ہوئے ہیں:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مسلسل نمبر	الفاظ	تعدادوجوه	جلداورصفحه نمبر
١	الآل	٢	٥٢٧/١
٢	الأحد	٢	٥٧٦_٥٧٤/١
٣	إذ	٤	٥٧٦/١
٤	إذا	٢	٥٨٠/١
٥	الأسف	٢	٥٢٨/١
٦	أسلم	٢	٥٢٧/١
٧	أَلْ	٣	٥٩٠/١
٨	إلّ	٥	٥٦٢/١
٩	ألا	٣	٥٩٣/١
١٠	إلى	٢	٥٩٦/١
١١	أمْ	٢	٥٩٨/١
١٢	أمّ	٢	٥٢٧/١
١٣	الإمام	٤	٥٢٧/١و٥٥٩
١٤	الأمر	٢	٥٢٨/١
١٥	أمّا	٣	٦٠٠/١
١٦	الأمّة	٨	٥٥٤/١
١٧	إنْ	٦	٦٠٦_٦٠٣/١
١٨	أنْ	٨	٦٠٩_٦٠٣/١
١٩	إنّ	٣	٦١٠_٦٠٩/١
٢٠	أنّ	٢	٦١٠/١
٢١	أنّى	٣	٦١١/١
٢٢	أو	٩	٦١٤_٦١٢/١

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

٢٣	أىّ	٤	١/٦١٧_٦١٨
٢٤	الباء	٢١	١/٦٣٤_٦٣٧
٢٥	بإذن الله	٤	١/٥٢٩
٢٦	البروج	٢	١/٦٣٢
٢٧	البلاء	٣	١/٦٢٠
٢٨	التمنّى	٣	٢/٢٦٦
٢٩	ثُمّ	٣	٢/٥٢
٣٠	جعل	٤	٢/٥٥
٣١	الجناح	٢	٢/٥٥
٣٢	الحبل	٢	٢/٦٤
٣٣	الحرث	٣	٢/٦٧
٣٤	الحس	٢	١/٥٣٢
٣٥	الحميم	٤	٢/٦٥_٦٦
٣٦	الخلق	٢	٢/٨٢
٣٧	الخير	٤	٢/٨٢
٣٨	الدعاء	٦	٢/٩٩
٣٩	دون	٣	٢/١٠٣
٤٠	الدين	٥	٢/١٠٢
٤١	الذكر	١٧	٢/١٠٨_١٠٩
٤٢	الربّ	٤	٢/١١٢
٤٣	الرجز	٢	٢/١٣٧
٤٤	الرحمة	١٢	٢/١٣٢
٤٥	الروح	٩	٢/١٣٢_١٣٣
٤٦	الريب	٢	٢/١١٢
٤٧	الساق	٢	٣/٢٥٧

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

٤٨	السبب	٥	٢٥٧/٣
٤٩	السبح	٢	٢٥٨/٣
٥٠	السرّ	٢	٢٦٩/٣
٥١	السعى	٣	٢٢٨/٣
٥٢	السكينة	٢	٢٢٧/٣
٥٣	السلام	٤	٢٢٧/٣
٥٤	السواء	٣	٢٧٥/٣
٥٥	صار	٢	٦١١/٢
٥٦	الصدّ	٢	٦١١/٢
٥٧	الصراط	٢	٦١٧/٢
٥٨	الصف	٢	٦٠٤/٢
٥٩	الصلاة	٩	٥٩٧/٢
٦٠	الصوم	٢	٦٠٢/٢
٦١	الضرب	٤	٢١٩/٢
٦٢	الطبق	٢	١٥٣/٢
٦٣	الظلم	٣	١٥٧/٢
٦٤	الظنّ	٣	١٥٧/٢
٦٥	عبر	٢	٦٤٢/٢
٦٦	عسى	٢	٦٧٥_٦٧٢/٢
٦٧	الفو	٤	٦٢٧/٢
٦٨	على	٦	٦٧٠/٢
٦٩	عن	٦	٦٧١/٢
٧٠	العهد	٥	٦٢٨/٢
٧١	العين	٢	٦٦٠/٢
٧٢	الغابر	٢	٦٨٠/٢

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۷۳	الغرفة	۲	۲/۶۸۳
۷۴	الغلّ	۲	۲/۶۸۵
۷۵	غير	۴	۲/۶۸۶
۷۶	الفتنة	۱۵	۳/۱۶۹
۷۷	الفرقان	۳	۳/۱۶۴
۷۸	الفسق	۳	۳/۳
۷۹	فَلَوْلا	۴	۲/۲۵۷
۸۰	في	۱۰	۳/۱۷۰
۸۱	قد	۴	۳/۲۲۳
۸۲	القدر	۵	۳/۱۷۴
۸۳	القضاء	۱۷	۳/۱۷۳
۸۴	القنوت	۵	۳/۱۷۳
۸۵	الكاف	۳	۲/۱۸۵
۸۶	كاد	۲	۲/۱۸۷
۸۷	كأن	۶	۲/۱۸۹
۸۸	كانّ	۲	۲/۱۹۰
۸۹	الكفر	۲	۲/۱۶۳
۹۰	كي	۲	۲/۱۹۵
۹۱	كيف	۲	۲/۱۹۵
۹۲	لا	۳	۲/۲۴۳
۹۳	لعلّ	۳	۲/۲۴۸
۹۴	لكنّ	۲	۲/۲۴۸
۹۵	لمّا	۲	۲/۲۵۰
۹۶	لو	۲	۲/۲۵۶
۹۷	ماذا	۶	۲/۵۵۴

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۹۸	المحصنات	۳	۲/۴۸۸
۹۹	مِنُ	۱۲	۲/۵۵۵۔۵۵۶
۱۰۰	المولی	۸	۲/۲۶۵
۱۰۱	النجم	۲	۲/۵۸۱
۱۰۲	الھدی	۱۸	۳/۳۰۷
۱۰۳	ھل	۳	۳/۳۱۰
۱۰۴	ھود	۲	۳/۲۹۶
۱۰۵	الواو	۸	۳/۴۴۶۔۴۴۸
۱۰۶	الیسیر	۲	۳/۴۶۱

یہ معترک الأقران میں وارد مشترک الفاظ ہیں جن کو سیوطی اپنی دوسری کتاب الاتقان فی علوم القرآن میں وجوہ نظائر کا نام دیتے ہیں اس لئے کہ ان دونوں میں فرق نہیں کرتے، اس بات کا تذکرہ نہ مشترک لفظی پر بحث کرنے والے مؤلفین نے کیا ہے، نہ خاص سیوطی کا گہرا مطالعہ کرنے والے محققین نے، بہرحال ان الفاظ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سیوطی نے گیارہ ایسے الفاظ کا اضافہ کیا ہے جن کا ذکر وجوہ ونظائر پر مذکورہ بالا کتابوں میں نہیں ملتا، وہ الفاظ یہ ہیں: اَلاَ، اِنَّ، دون، صار، عبر، عسیٰ، غیر، قد، کاد، کی، ماذا۔ باقی پچانوے الفاظ کا ذکر وجوہ ونظائر کی سابق کتابوں میں زیادہ تفصیل اور ہر وجہ کے نظائر کے ساتھ آیا ہے، جبکہ سیوطی نے اپنے بیان کردہ الفاظ کی وجہ کے نظائر پیش کرنے میں اہمال سے کام لیا ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ معترك الأقران میں وجوہ ونظائر کا حصہ کم ہے، اور جو ہے وہ اِدھر اُدھر منتشر، نیز الفاظ واضح طریق کار کے تحت مرتب نہیں کئے گئے ہیں، ان کے بیان میں اجمال واختصار سے کام لیا گیا ہے، الفاظ کی وجوہ کی بعض اقسام کو کبھی کبھی چھوڑ بھی دیا گیا ہے، نیز مذکورہ وجوہ کے نظائر پیش کرنے سے تو مکمل بے توجہی برتی گئی ہے، اس سب کے باوجود بھی معترک الأقران اس لحاظ سے ناقص نہیں کہی جاسکتی کہ یہ پوری کتاب اصلاً علوم القرآن اور تفسیر سے متعلق ہے،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جو سیاق و سباق کے مطابق الفاظ کے وجوہ و معانی اور اہم نکات کی وضاحت میں مدد گار ہوتے ہیں، اس طریق کار کی ابتدا فیروز آبادی (وفات ۸۱۷ھ) نے اپنی کتاب بصائر ذوی التمییز میں کی تھی، جس کو پسند کر کے سیوطی نے بھی اختیار کیا اور اسی راستہ پر چلے، دونوں میں قابل ذکر فرق صرف پیش کرنے کے طریقہ اور معانی کی توضیح کا ہے۔

میرا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ میں نے زیر بحث موضوع کا حق ادا کر دیا ہے، کمال تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ستودہ صفات کو زیبا ہے، برادر علماء سے میری یہی درخواست ہے کہ مجھ سے جو نکات چھوٹ گئے ہوں ان کا استدراک فرما دیں، اس سے مجھے خوشی نصیب ہوگی۔

والحمدللہ اوّلاً و آخراً، إنّہ نعم المولیٰ ونعم النصیر

حواشی و مراجع

۱۔ العین: ٤/٦٦۔ وتھذیب اللغة: ٦/٣٥١، ومعجم مفردات ألفاظ القرآن: ٥٥٠ وبصائر ذوی التمییز: ٥/١٦٦

۲۔ الکتاب: ٢/١٧ وشجرالدر: ١٢٩، وأمالی المرتضی: ٢/٤ والطراز: ٢/٥٩

۳۔ الزاھر: ١/١٣٨، و٢٤٨، وتفسیر الرازی: ٥/٢١٤

۴۔ العین: ٤/٤٣٥، ومجاز القرآن: ١/٣٩، والمحرّر الوجیز: ١/٤٠١

۵۔ اللسان (نظر)

٦۔ اللسان (نظر) وتنظر: نزھة الأعین النواظر: ٥٨٨

۷۔ الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم: ٤٠

۸۔ نزھة الأعین النواظر: ٨٣

۹۔ اللسان والتاج (شبه)

۱۰۔ مقاییس اللغة: ٣/٢٤٣

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱۱۔ جواهر الألفاظ: ۱۲

۱۲۔ دور الكلمة فی اللغة : ۱۱٤

۱۳۔ ماا تفق لفظه واختلف معناه: لإبراهيم اليزيدی (ت ۲۲۵ھ)،ماا تفق لفظه واختلف معناه: لأبی العميثل(ت ۲٤۰ھ) ماا تفق لفظه واختلف معناه من القرآن المجيد: للمبرد(ت ۲۸۵ھ)

۱۴۔ المحكم والمحيط الاعظم : ٤۲٦/٦

۱۵۔ مشترك لفظی کے لئے دیکھیے: المشترك اللغوی: ۱۰۵-۱۲٤ وظاهرة المشترك اللفظی ومشكلة غموض الدلالة : ۳٦۱-٤۰٦،وفقه اللغة:٦٦-۷۱،وعلم الدلالة: ۱٤۷-۱۹۰ وجلال الدين السيوطی وأثره فی الدراسات اللغويه :٤۹۸-٥۲۲

۱۶۔ وجوه القرآن لإسماعيل الحيری وفات بعد ۴۳۰ھ۔ یہ اس موضوع پر وسیع ترین کتاب ہے،تعداد الفاظ ۵۹۶،دو سال قبل اس کی تحقیق کر کے ہم مطبع کو برائے طباعت سپرد کر چکے ہیں۔

۱۷۔ مقاتل کی کتاب میں یہ حدیث نہیں ہے

۱۸۔ الإتقان : ۱۲۱/۲

۱۹۔ البرهان : ۱۰۲/۱-۱۰۳

۲۰۔ الإتقان : ۱۲۱/۲،والتحديث بنعمة الله: ۱۱۱/۲ ،وحسن المحاضرة: ۳٤۰/۱

۲۱۔ معترك الأقران: ٥۱٤/۱-٥۱٥

۲۲۔ معترك الأقران : ٥۱۹/۱-٥۲۱

۲۳۔معترك الأقران : ٦٥/۲-٦٦

۲۴۔ معترك الأقران: ۱۷۳/۳

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مصادروماخذ

- المصحف الشريف
- **الإتقان فی علوم القرآن:** للسیوطی، جلال الدین (ت ۹۱۱ھ) تح محمد أبو الفضل، مصر، ۱۹۶۷
- **أمالی المرتضی**، للمرتضی، علی بن الحسین (ت ۴۳۶ھ) ، تح۔ محمد أبو الفضل ابراهیم، القاهرة، ۱۹۵۴
- **البرهان فی علوم القرآن:** للزرکشی، بدرالدین محمدبن عبدالله (ت۷۹۴ھ)، تح، محمد أبو الفضل، البابی الحلبی مصر، ۱۹۵۷
- **بصائر ذوی التمییز فی لطائف الکتاب العزیز:** للفیروزآبادی ، مجدالدین محمدبن یعقوب(ت۸۱۷ھ) تح محمدعلی النجار، وعبدالعلیم الطحاوی، القاهرة ۱۹۶۴ ۔ ۱۹۶۹
- **تاج العروس:** للزبیدی، محمدمرتضی(ت۱۲۰۵ھ)، المطبعة الخیریة بمصر، ۱۳۰۶ھ
- **التحدث بنعمة الله:** للسیوطی، الیزابیث ماری سارتین، المطبعة العربیة الحدیثة، مصر، ۱۹۷۵
- **التفسیر الکبیر:** للرازی، محمدبن عمر(ت۶۰۶ھ) دار الفکر، بیروت، ۱۹۸۵
- **تهذیب اللغة:** للأزهری، محمدبن أحمد(ت ۳۷۰ھ) القاهرة ۱۹۶۴۔ ۱۹۶۷
- **جلال الدین السیوطی وأثره فی الدراسات اللغویة:** دعبدالعال سالم مکرم، بیروت۔
- **جواهر الألفاظ:** لقدامة بن جعفر (ت۳۳۷ھ) ،تح ۔ محمد محیی الدین عبدالحمید، مصر، ۱۹۳۲
- **حسن المحاضرة:** للسیوطی ، تح۔ محمد أبوالفضل البابی الحلبی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مصر، ١٩٦٧ـ ١٩٦٨

- **دور الكلمة فی اللغة:** لستيف أولمان، ترجمة د كمال بشر، القاهرة، ١٩٧
- **الزاهرفی معانی كلمات الناس:** لابن الأنباری، أبی بكر محمدبن القاسم (ت ٣٢٨ھ) تح۔ د۔ حاتم صالح الضامن، بيروت، ١٩٧٩
- **شجر الدر: لأبی الطيب اللغوی،** عبدالواحد بن علی (ت ٣٥١ھ) تح۔ محمدعبدالجواد، دارلمعارف ،مصر، ١٩٥٧
- **الطراز المتضمن لأسرار البلاغة وعلوم الإعجاز:** للعلوی اليمنی، يحيی بن حمزة (ت ٧٤٥ھ) مطبعة المقتطف،مصر، ١٩١٤
- **ظاهرةالمتشرک اللفظی ومشكلة غموض الدلالة:۔**أحمد نصيف الجنابی ،مجلة المجمع العلمی العراقی،مج ٣٥ ج ٤، بغداد ١٩٨٣
- **علم الدلالة:** أحمد مختار عمر، الكويت، ١٩٨٢
- **العين:** .للخليل بن أحمدالفراهيدی (ت ١٧٠ھ) تح دالمخزومی ،و د السامر ائی ،بغداد۔ ١٩٨٠۔ ١٩٨٥
- **فقه اللغة:** حاتم صالح الضامن ،الموصل،١٩٩٠
- **الكتاب:** لسيبويه، عمروبن عثمان (ت ١٨٠ھ) تح، عبدالسلام هارون القاهرة ١٩٦٦ ـ ١٩٧٧
- **لسان العرب:** لابن منظور، محمدبن مكرم(ت ٧١١ھ) بيروت ١٩٦٨
- **مااتفق لفظه واختلف معناه من القرآن المجيد:** للمبرد، أبی العباس، محمدبن يزيد(ت ٢٨٥ھ) تح الميمنی، مصر، ١٣٥٠ھ
- **مجاز القرآن:** لأبی عبيدة، معمّربن المثنی (ت ٢١٠ھ) تح۔ فواد سزكين، القاهرة ١٩٥٤۔١٩٦٢
- **المحرر الوجيز:** فنی تفسير الكتاب العزيز، لابن عطية، عبدالحق (ت ٥٤١ھ)، تح أحمد صادق الملاح، القاهرة، ١٩٧٤
- **المحكم والمحيط الأعظم:** لابن سيده، علی بن إسماعيل (ت ٤٥٨ھ) القاهرة، ١٩٥٨

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

- **المشترک اللغوی:** د۔ توفیق محمدشاهین، القاهرة، ۱۹۸۰
- **معترک الأقران فی إعجاز القرآن:** للسیوطی، تح البجاوی، القاهرة، ۱۹۶۹۔۱۹۷۳
- **معجم مفردات الفاظ القرآن:** للراغب الأ صبهانی۔ الحسین ابن محمد(ت ۵۰۲ھ) ، تح۔ ندیم مرعشلی، بیروت، ۱۹۷۲
- **المعجم المفهرس لألفاظ القرآن الکریم:** لمحمد فؤد عبدالباقی، مصر
- **معجمات دلالیة لألفاظ القرآن الکریم:** حاتم صالح الضامن ۔نشر فی ندوة المعجمیة،المجمع العلمی العراقی بغداد، ۱۹۹۲۔
- **مقاییس اللغة:** لأ حمدبن فارس(۳۹۵ھ) ،تح، عبدالسلام هارون، القاهرة، ۱۳۶۶ھ ۔ ۱۳۷۱ھ
- **نزهة الأعین النواظر فی علم الوجو.ہ والنظائر:** لابن الجوزی، أبی الفرج عبدالرحمن بن علی (ت ۵۹۷ھ) ، تح محمدعبدالکریم ، بیروت، ۱۹۸۴ء
- **الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم:** لهارون بن موسی القاری (ت نحو ۲۰۰ھ) تح۔ د۔ حاتم صالح الضامن، بغداد ۱۹۸۸
- **الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم: تاریخ وتطور**، لعبدالرحمن مطلك، رسالة ماجستیر، بغداد ۱۹۸۶

قرآنی مطالعات وتحقیقات کا نادر مجموعہ

قرآنی مقالات

موقر رسالہ ''الاصلاح'' میں نصف صدی پہلے شائع شدہ نایاب مقالات کا ایک نادر انتخاب

جس میں :

☆ فلسفۂ نظم قرآن اور قرآن مجید کی ترجمانی کے اصول بتائے گئے ہیں
☆ بعض قرآنی مباحث پر اہم تحقیقاتی مضامین شامل ہیں۔
☆ اقسام القرآن کے سلسلہ میں افکار فراہی کی مدلل ترجمانی کی گئی ہے۔
☆ قرآنی تعلیمات: تقویٰ، خلوص اور مومن کی مطلوبہ صفات بیان کی گئی ہیں۔

صفحات : ۳۲۰ / قیمت : ۶۰ روپیہ

ادارہ علوم القرآن، پوسٹ بکس نمبر ۹۹، سرسید نگر، علی گڑھ ۔ ۲۰۲۰۰۲

© rasailojaraid.com